رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A.783



مفید نہو تو قیمت واپس

حبوب لقمانی بار عمر جاتی ہے خزان کہتی ہے آنکو
جوانی رو ٹھی جاتی ہے کیسے بھیو نٹا نکو

ایسی حالت میں یہ گولیان منگایئے اور خود اختیاری لطف شباب کیجئے
جی چاہے تو خلیفہ عمل۔ نہ کمزوری۔ نہ ناطاقتی محسوس ہوگی بلکہ
دل و دماغ اور خاص قوتون میں اضافہ صفت کا ہوگا شرنفیون
کے لیے نعمت بے بہا ہے۔ فی درجن عہ دو درجن للعہ تین درجن للعہ

روغن لقمانی لطف سے تجھ سے کیا کہون زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین

یہ روغن حقیقتاً حاصل لطف شباب ہے ایک ہی مرتبہ کے استعمال کرنے
سے وہ لطف اور حالت ہوتی ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین رہتی ہے
مطلوب کو طالب و طالب کو مطلوب بنا دیتا ہے۔ جو شخص ایکبار تجربہ
کر لیتا ہے شیدا بنجاتا ہے۔ زیادہ تعریف خلاف تہذیب ہے۔
قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ دو شیشی سے تین شیشی للعہ

طلاء عجیب وہ تمام شکایات جو اوائل شباب کی غلطیون
یا بے احتیاطیون سے پیدا ہوتی ہین جنکو مریض خود بخوبی جانتا ہے اون
کیلئے یہ طلاء استعمال کیجئے تمام کھوئی ہوئی قوتین واپس [illegible] خصوصی
مین ایک [illegible] اور [illegible] شخص مین بھی دوبارہ شباب کا لطف
پیدا کرکے وہ قوت پیدا کردیتا ہے کہ انسان [illegible] قوت سے بیتاب
ہوجاتا ہے [illegible] نہ ہوگا [illegible] فی شیشی [illegible]
[illegible] قیمت فی شیشی [illegible] حبوب مقوی [illegible]
[illegible] استعمال کرنیوالے
حضرات قابل فخر ہو جاوینگے۔

طلسمی گولیان ضعف [illegible] جریان [illegible] احتلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
منگانے کا پتہ :- دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو قیمت واپس

طلاء ممسک ایسی بات میں نادر کو مرد بنا دیتا ہے زبردست
ممسک طلاء ایک گھنٹہ بعد مس غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے [illegible]
ہوتی ہے [illegible] مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے ممسک بدستور قائم
رہتا ہے اور [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible] جاتی ہے قیمت صرف [illegible] روپیہ فی شیشی علاوہ محصول

روغن ملذذ ایسا روغن ہے ملذذ اور [illegible] ہے صرف ایک مرتبہ استعمال
کریگے ..... معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف
[illegible] کی وجہ سے صرف ایک دوسرے پر عاشق [illegible] ہو جاتے
ہین قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ علاوہ محصول

حبوب ممسک ایک گولی کھا کر گھنٹوں لطف صحبت اٹھایئے
لطف یہ کہ اگر آپ کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان بھی نہ ہوگا جسم
پھرتیلا اور نہایت قوی رہیگا۔ جبتک ترشی نہ چکھین ہرگز ....
نمونہ قیمت فی درجن دو روپیہ علاوہ محصول۔ [illegible]
نوٹ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہ [illegible] واپس
قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفا مڈیکل ہال لکھنؤ

گھوڑچڑھی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت فی درجن دو روپیہ [illegible] محصول

اکسیر جریان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

طلائے نادر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] محصول [illegible]

[illegible] المجربات [illegible] لکھنؤ

سفوف مراد

ہر قسم کی معنوی کمزوری سستی اور جریان کا بہترین علاج
[illegible]

طلائے مسیحا [illegible]

حبوب حیرت [illegible]

روغن حیرت [illegible]

حبوب مانع احتلام [illegible]

اکسیر دمہ [illegible]

سفوف ابو ذر [illegible]

سفوف مراد رجسٹری ۱۹۲۰ء [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جلد ۱۲ نمبر ۱۰

مضامین غیر

(جمعہ ۔ ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء)

"ادب لطیف"

ہمارا باتین وہ جو ہم رندانہ مین کرتے تھے مہاتل
یہہ سا مرزا اردو و اہل نظر ان ہو گئین

خدا بچائے حریفون سے ۔ ہم لوگ کبھی کبھی ادب لطیف کے عنوان سے تازہ ادبی ایجادون کی نمائش کرتے تھے لوگون کا دل بہل جاتا تھا ۔ غم غلط ہو جاتا تھا اب حضرت زمیندار نے یہہ عنوان غصب کر لیا اور اوسکے ذیل مین مولوی ظفر علی خان صاحب کے مضامین نکلنے لگے ۔ بھلا پوچھیے کہان ادب لطیف اور کہان ظفر علی خان صاحب! او نہین اپنی جگہ پر جو کچھ درست ہو مگر چاہے وہ صلوات اور ڈامین یا قرآن کا جامہ پہن کے آئین ہم ہرگز او نہین "ادب لطیف" کا ماہر نہ کہین گے ۔ ادب لطیف کی مہارت جنسی تحفہ نہین ۔ قاموس کے لو اور پورے صفحہ ہون متروک الاستعمال الفاظ پر کامل عبور ہو اینٹ کی طرح سیدھے سادے الفاظ مین بات نہ کرتا ہو لوگون کو اپنے گرد سے ہٹانے کے لیے کہے ۔ لسانا کا کام علی انشاکو کہتے ذہن جنچہ افر نقصوا منی جب جلد کے ۔ تو لا یعنی حرف ہو ۔ غیر زبانون کے الفاظ کی صحیح معنی و محل پر کبھی نہ بولے ۔ اجنبی محاورات پر تصرف کا حق رکھتا ہو تو ادیب لطیف ہو سکیگا یہہ منازل ابھی تک ہمارے ظفر علی خان صاحب نے طے نہین فرمائے اور لگے "ادب لطیف" لکھنے اے خدا کی شان! بھائی کچھ دنون آگرے مین ہو بعض اردو رسائل کے ورق الٹو ۔

اوستاد بناؤ سبے نکمون کو
سیکھو عنوان ادب گری کا

ان مدارج کے بعد دو چار سطرین اس قابل لکھ سکو گے کہ ذرا الفاظ کی جھلکی بری نگاہ مین اولنے پڑین صاحب یہہ سوت بنا شد کہ کاتا اور لے دوڑی یہہ سوت ہے مرت! بڑی ریزہ ریزی کا کام ہے ۔ نایاب شاہ سالیخولیا اور ساحر زادہ گوئی شان تصنیف نماید ادیب لطیف نمی تواند شد ۔ اگلے شعرا کلام اللہ کی اس معجز صفت پر مٹے ہوتے تھے کہ سہل ترین زبان مین حقائق کے دریا بہاتا چلا جاتا ہے فصحائے عرب دنگ ہو کر حکما الگ سر گریبان فکر ۔ مطلب (بقدر فہم) ہر شخص سمجھنے پر قادر کیفیت علم کے موافق خود معرفت ۔ کھلی کھلی باتین ہین مگر عوام بھی مطلب ہین اہل علم بھی اہل فکر بھی اہل ذکر بھی اور ہر ایک اپنے اپنے نصیب کے برابر ہدایت حاصل کر رہا ہے ۔

پھر وہ زمانہ آیا کہ لوگون نے حکما کے دقیق طرز بیان کو پسند کیا سچ پوچھیے تو یہہ عجز طبیعت ہے! یہ معنے کہ دقیق طرز حجت و استدلال کا محتاج انسان اوسی وقت ہوتا ہے جب آسان الفاظ مین مطلب سمجھانے پر قدرت نہو ۔ خدا کی مار ہے اس زمانے کے بعض جہلائے نابکار پر کہ نہ قرآن کا طرز ادائے مطلب انھین مرغوب ہے نہ حکما و متکلمین و کبلائے و فقہین کا ۔ یہہ موٹے دھو نکل بھاری بھرکم جنگی جغادری الفاظ دوسرون کی لکھی ہوئی عبارتون یا نظمون سے چن لیتے ہین اون کے معانی اور محل استعمال پر وقوف حاصل نہین کرتے اور بے سوچے سمجھے اونہین الفاظ سے جملے بنا کے لکھ دیتے ہین ۔ اوسکے بعد مونچھون پر تاؤ دے کے فرماتے ہین "یہہ ہے ادب لطیف" اسے کہتے ہین "روحانی انشا" دوسرے جو آسان لفظون مین اپنے مطالب ادا کرتے ہین اون پر اعتراض ہوتا ہے کہ "یہہ زنانی زبان ہے یہہ سوقی اور بازاری زبان ہے یہہ مبتذل ہے یہہ پست ہے یہہ فحش ہے" بس اگر "ادب لطیف" کے ذیل مین مولوی ظفر علی خان صاحب کو سلطان مظفر ثانی فرمانروائے گجرات کا حال لکھنا تھا تو یون لکھتے:-

"اوسکے دل مین سارے جہان کا درد سمایا ہوا تھا کثرت جنگ ہوئے ۔ جو خبر سو کے گنگا بھلا ان خدا نکلی نگاہ آسمان کی طرف دیکھتی تھی کہ بارانِ رحمت کے آثار کہیں نظر آئین ۔

تپتے ہوئے تانبے سے افق پر یک یک ابر سیاہ کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا جو دیکھتے دیکھتے سارے آفاق پر چھا گیا ۔ اور پھر وہ موسلا دھار مینہ برسا کہ پل مین جل تھل بھر گئے ۔ لیکن خدائے برتر کی شان بے نیازی ملاحظہ ہو کہ اوسی وقت سے سلطان کی بھوک جاتی رہی"

بلکہ یون لکھتے:-

"اوسکے فواد مضطرب مین بادیہ ہائے ترقی طیان نظر آتے تھے ۔

جہانات کی دنیا ایک ہستی بے بصیرت ایک مغاک تیرہ درون تھی و حشرات پامال عمل انجذاب رطوبت مخلوق خدا کی دلفریب و کیف نفرا آلود آنکھین چرخ نیلی فام کی طرح اوٹھ کے جا بیان لینے لگین (اگر اس فقرے مین الفاظ کسی قدر بے معنی ہو گئے یون کہتے) مخلوق خدا کی بچی کھچی برکیت نگاہین نزہت باری بارگاہ معبودیت کی امید بہ رحا مین تفاخر چکاتی سے بار رہ کے پردین پیاسے اشنا ہوین ۔ مگر ابرضیا بار تمتم رحلت فرمائے لرزش و اضطراب نمود یم خندہ کن چشم انتظار مایوس منارہی ۔

کنگارہ مس تاب گردون دو آبر حرارت آشنا پر یکایک سحاب پیل پیکر طالع ہوا اور رعد و ادھاڑ کے نگاہ پرور ہوتے ہوتے ایک منجمد تحرک کے ساتھ آغوش گیر سرد مسلسل ہو گیا ۔ اور پھر ترا کم سلوک رنج سالک ہنہ جہان بھر کو رشک دامن نقوش دبیری بنا دیا ۔ صاعقہ و باران سے ساعت افسردہ حزن مستجاب ہو گئی کائنات کے مستی بھرے ساغر پانی کیف ہوئے ۔

لیکن سلطان کے شکم منازل آشنا سے بھوک رخصت افزا سے منازل ہو گیا ۔ صاحب رست لیجیے و ما ہوئے کرے اے ۔ کیٹینی کر یا لے خوف و اعظم شکر یہ مین اردو لی مرحوم ساقسون سے انس ... لسی

کے حسرت میں .... ؟
کون جو کہ مادے کی نقل کرے۔ بہر حال استدعا ہے کہ یہ شرفی ہمارے لیے چھوڑ دیجیے ورنہ ہمارا تو کچھ حرج نہیں لوگ یہی سمجھیں گے کہ زمیندار کو بھی ایسے ادب لطیف سے ذوق پیدا ہو گیا فقط

راقم بہ اودیار اشعراء

دیہاتی سرود

لیکھر ووٹ اور چناؤ کا سانگ

کھیت کی اور کو سکارن بھاگ
موری مان گورے کے لیستی راگ
ہم لنگوٹی پہ آسون کیسے بھاگ
مونڈ منڈے کا جب گیہوں اودے
منکے بولا کو کو ہے کھڑا اگ
تھام کے ہم کر تیج بیٹھ گئین
اپنی آنکھوں کے ان سن کچھ لاگ
وہ نہ مانیں گو اسکو جھٹ ہوئے
ہم ہماری دیہا کہا اٹھ جاگ
موری گوائی اے پاس ہاں سن
اوس تا کے کار اکھی اب وہ فراگ
اچھو کیمونٹ سے اچھے گھر بھر کی
آئے دشمن کے ہاتھ باگ
لاکھ روکت رہیں جیرو بری سے
وہ مدا اٹھ کے منہ اندھیرے بھاگ
جو گنت یاد انجے گن گن کی!
مورے دل مان حیرت ہے کہ جب آگ
بھرو حضران مو منت ہے کہ
بھی لگا ہیں جب کو دل بار اگ
موکا دکھیتن کو دیا رہت ہے
لگ ہر پاٹن رکھ کے تیرے جاگ
تو رہے رہت ان آنے کے بعد
گھر گرستی کا بیا دیکے گھر اگ
مورے روکے مان وہ نہ آئے
جو منگنے کو ترستے جاگ

آہ بیکس کیبر دل رہا ہے لکھا

دو دو ہر با بس ہے
دیں گیں کے بعد حات ہیں سر اب
ذی حیثیت نہ کریا آرزو کا اگ
راقم ہر برکت فتحپوری



بازیگر انگلستان دمعاملہ چین

مواد ہے کھلاڑی۔ دیکھو سنبھل کے"
دنیا ہے یہ گھر دو تم کیوں کرتے ہو غرور
یاں جیت ہے سامان کھلاڑی دھر دو ذرا

مدرسہ اسلامیہ فتحپور

مولانا علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ کا انتقال ہو گیا تھا کہ مدرسہ اسلامیہ کی جانب بہت آفتیں نازل ہونی شروع ہو گئیں۔ پارٹی اختلافات کہیں کہیں خوب خوب پھلا پھولا ہیں آیت کو مدرسہ ہی مین سمایا۔ مگر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ... ہو گا رہا تھا رہا ... آواہوں کو ...

کتنا تھا یہ ہو گا کوئی کہتا تھا وہ ہو گا جس شہر میں کمیٹیوں پر کمیٹیاں ہونے لگیں۔ آپ جانئے مدرسہ کا معاملہ تھا جس میں لڑکے پڑھیں گے جو روز نعت پر طفل مزاجی کا اثر کہاں تک ہوتا۔ ان دار شی موحیوں والے بڑھوں کی دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک کو ہم صادق کہنے لگے دوسری کا نام لڑکوں نے رشید ہی رکھا۔ ہم چھچوم۔ تو تو میں میں ہونے لگی۔ ایک پارٹی کے یہ تین مطالبات تھے۔ مدرسہ اسلامیہ کی چابی غیر مسلم ہاتھ کی جائز ہو۔ ہی جائے۔ مذہبی تعلیم کے سوائے دوسری تعلیم کا سلسلہ نہ قائم کیا جائے۔ تو پھر وہ خود ساختہ تولیت دار متولی کو علیحدہ کر کے آزیری متولی منتخب کیا جائے۔ اور تولیت کی خدمت مولانا علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ کے حقیقی بھائی کے سپرد کی جائے۔

دوسری پارٹی کے ممبر کہتے تھے کہ یہ اسلامیہ مدرسہ اردو مڈل اسکول بنایا جائے گا۔ مولانا (علیہ الرحمۃ) بانی مدرسہ کے بڑے داماد متولی منتخب کیے جائیں گے۔ جائداد موقوفہ کا انتظام بدستور غیر مسلم کی سپردگی میں بحال رہے گا۔

بالآخر طے پایا کہ یہ مسئلہ بذریعہ ووٹ حل کیا جائے اور یہ بھی طے ہوا کہ ووٹ دینے کا حق اسی شخص کو ہو گا جو ایک روپیہ وہ مڑی کی فیس داخل کرے۔ چنانچہ ۶ مارچ ۱۹۲۱ء اس عجیب ووٹ بازی کے لیے مقرر ہوئی۔

مدرسہ کے سامنے دونوں کمیٹیوں کے ووٹر جمع ہو گئے دونوں طرف سے طرح طرح کے چٹکلے چست کیے جانے لگے۔ اسی تو تو میں میں سے مشتعل ہو کر ایک پارٹی نے مدرسہ کا جائیک مقفل کرا دیا یہ منظر دیکھ کر متولی صاحب نے رجوع کار دکے منتظم بلائے گئے تھے بحال مسند بدنام سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس اور ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر کو اطلاع دی گئی پر کے بعد کلام مذہبین لیسوار ہی موجود ہوئے۔ شامل ہو کر عمران کو قفل کھلنے ہو گئے۔ اور ... حاضرین کی جانب سے وکالت کرنی

شروع کی۔ سٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر نے حکم دیا کہ دونوں طرف سے پانچ پانچ آدمی ہمارے ساتھ بڑے صاحب کے بنگلہ پر چلیں وہاں فیصلہ ہوگا اور کوتوال شہر کو مدرسہ کے پھاٹک پر تعینات کیا کہ جھگڑا نہ ہونے پائے۔

دو گھنٹہ کے بعد مجسٹریٹ ضلع کا حکم تقاضائے مبرم بنکر صادر ہوا کہ مدرسہ کا قفل توڑ دیا جائے اور سٹی مجسٹریٹ کے سامنے رونگ ہو۔

چنانچہ مدرسہ کے پھاٹک پر دھڑا دھڑ ہتھوڑے سے چوٹیں پڑنے لگیں پھاٹک کھولا گیا۔ رونگ شروع ہو گئی۔ افواہ اُڑائی گئی کہ ایک گروہ زری گوٹہ کا پوڑھا تھا اسنے بصرت جبلت علیہ السلام اختلاف رائے کی آگ پر زرین پانی ڈال کے اپنی جماعت بڑھالی تھی دوسرا گروہ کچھ جس پھسا ہوا تھا وہ پسندی رہ گیا۔ مگر یہ افواہ ہے دروغ برگردن راوی۔ جو گروہ اپنے مطالب کی ہنڈی بے سکھاری سکے آیا ممکن ہے کہ افواہ کا ذمہ دار وہی ہو۔ بہر حال نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا مرحوم کے بڑے داماد صاحب مدرسہ کے متولی ہو گئے۔ اور منتظم وقف وہی غیر مسلم صاحب متعین ہوے جنکے وجود ذی جود سے شکست یافتہ گروہ مطمئن نہیں۔

راقم۔ ایکفیر جانب دار

بقلم سر کوب فتحپوری

حضرت! اخواہ مخواہ بدفالی کی ضرورت نہیں سہ

مزن فال بد کاورد حال بد

اگر بعض انتظام املاک موقوفہ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہے تو کوئی برائی نہیں۔ یقیناً وہ بہ نسبت ایک مسلمان منتظم کے زیادہ کفایت و دیانت سے کام کریگا۔ ان مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ تعصب کی عینک اوتار کے نگرانی کرو۔ اور جب بہت واقعت ایک اساسی قانون بنالو جسکی پابندی ہوتی رہے۔ پھر کوئی خرابی نہ ہوگی فقط۔ "پنچ"

اگر آپکو بہترین کارٹون اور ادبی مضامین دیکھنے ہوں تو لقب جلد ۱۲ بجلد طلب فرمائیے قیمت مع محصولڈاک ستے۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

عشق بے وصل اجتماع بے وصل افتراق بے فصل

پرید نداآخرز شاخے بہ شاخے
برافتاد چون خاد سنگلاخے
زنگی چوا سوے پیہ نشستہ گفتند
فراغا فراخو فراخی فراخے
کدام است جائے کہ آسودہ باشد
مغاکے نہ غارے نہ کازلے نہ کاخے
جنہے قاں پر دوسروں کے ہیں نیو
پئے بخشی شان نماندہ مناخے
ملی کول گیان نہ ہندوستان میں
بہ کنکایش ہر گزشکستہ زناخے
ہم کردہ آغفتگان عرب را
پئے خویش پیدا نمودند باخے
زخدام حرمین بجستند نصرت
زدود ندانہ تو چو دل گرد باخے
کہ جولے سے اکے نکل آئے شاید
پئے گرمی دیگ بکخوردہ تاخے
گرہ بستہ برلب نشستند ایشان
نگفتند آمیخ نہ کردند آخے
پس از یاس درماندگی شکر ایزد
شنیدند آواز فرخ صماخے
بجائیں نہ کیوں بغلیں یہ اخ خی کی
نچھڑ آئیں نہ کیوں اس خوشی میں پٹاخے

ایھا البیخ۔ بعض اشعار سمجھ سے باہر ہیں۔ لاکہ دماغ کھپایا مگر کسی طرح مطلب نہیں کھلتا مثلاً یہی بات کہ جب نہ تو شاخ کہاں سے پھوٹے۔ یکجائی کے بغیر وصل کیسا۔ جدائی ہوا اور فاصلہ ہو جائے۔ مگر ہندوستان کے بڑے بڑے خرد مند کہتے ہیں کہ یہ ممکن ہے تو ہو گیا یعنی موتمر اسلامی نجدی حجازی عربی کی مدنی سے ہندوستانی خدائی نوجدا اس بنا پر بیزار تھے کہ اس میں نہ تو آزادی ہے نہ انصاف۔ شیخ جی نے ایک شادی رچائی اور خود ہی بیٹھے دولہا حوالی موالی سے کہا گائے جاؤ "بڑی دھوم دھام سے آیا دی بنا" اور خود سہرے کی لڑیوں کے اندر کہا کہ شیخ سدو۔

جتنا پنکتار پانونگ سناتے رہے جب اسکا پہلا جلسہ ہوا تو بیان کی ہن بانی سرو حقون نے جو شرطیں پیش کیں سب وہ طماں پر سے بیچار ہو گئیں۔ کسی ۔ے ایک نرستی نہ ملکیت و ملوکیت کے خلاف نہ مہر سو قل و مجل کے متعلق نہ حقوق زن و شوہر کے بارے میں۔ وہ ملوکیت العجب اندون دو ا بچوں والی ہو چکی اور موتمر بھی اونہیں نا مدد شد بد برقائم ہو گئی جو شاہی حرم بازخانی کے شایان شان ہے تو اب سال ڈیڑھ سال کے بعد خیر خواہوں نے کہا ہم بھی اوسی موتمر کی ایک شاخ بیان نکالے دیتے ہیں یہ حقداروں امیدواروں جلوہ دلگی کے قابل یہ بات ہے کہ بیوی سے بناؤ نہیں سالے بانگیں گھوڑا جڑ یعنی موتمر کہتی ہے کہ میں ملوکیت دیا صطلاح خلافت کمیٹی ہے بازنہ آؤنگی اور شاخ یعنے بیان کے خیر خواہ برائی کہتے ہیں واہ ہم تو چھوڑ انہیں بھی واہ۔ کیا کہنا ہے۔ جڑ سے الگ مجبورا و شاخ نکلی ہم کو

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ

عدالت جناب مولوی سلطان محمد صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بلگرام

مقام ہردوئی ضلع ہردوئی

گومتی درنیکا تو کا ہی سائن موضع دا یہ پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی .... مدعی

بنام ۱۔ [illegible] سکنہ [illegible] ساکن موضع [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی۔
[illegible] تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی۔

بنام [illegible] ساکن موضع [illegible] پرگنہ و تحصیل [illegible] ضلع ہردوئی۔

[illegible]

[illegible]

اچھی شاخ ہے جو اپنی جڑ پر خود ہی چکٹ لگاتی ہے
یہ تو وہی مثل ہوئی ہے

یکے بر سر شاخ و بُن می برید

طرفہ ماجرا یہ ہے کہ خدام الحرمین کے ارکان عظام نے بھی بغیر جڑ پیڑ کے دیکھے بھالے ان خیر خواہوں کے نکالے ہوئے شاخسانے کو اصلی درخت کی شاخ باور کر لیا۔ یہ صرف کاہلی ہے۔ ورنہ جب چاہتے "موتمر مکہ کے قانون اساسی کو دیکھ لیتے یہ نہیں تو خیر پار سال کی موتمر کی کارروائیوں (مثلاً اعلان تسلط و تسلطن ہز ہائینس ملک الحجاز تعاقدار کہ مدینہ و انفاذ حکم دعطایا) پر گوشۂ چشم سے ایک نگاہ غلط انداز ڈال جاتے انھیں معلوم ہو جاتا کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں۔ نہ شیخ سدو کا چھیتا گرا دینے سے اتر سکتا ہے نہ آہو سے تماسہ کا جوڑا ہندوستانی ہاتھی سے لگ سکتا ہے۔ یہ سب کھانے کمانے اور دھوکا دھڑی کی باتیں ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ خدام الحرمین کے لگائے ہوئے باغ سے بھی مثل خلافت کمیٹی کے نفع اٹھائیں دکھ بھرین بی فاختہ اور کوے انڈے کھائیں۔ اگر عربی موتمر سے مقاصد ملتے جلتے نہیں ہیں تو خدام الحرمین کے مقاصد و مطالب میں ہمہ گیری اور پھیلاؤ جس ان خدام الحرمین وفد بھیجنے کے لیے چندہ مانگنے جائے وہیں سے جواب ملے حضرت ہم تو جو کچھ دینا تھا شاخ موتمر میں لٹا چکے۔ شاخ کے وہی اغراض ہیں جو آپ کے ہیں اب وفد کی ضرورت بھی نہیں اور ضرورت ہوگی تو وہ شاخ کے تیسرے شاخسانے میں پہلے ہی سے کھوج لگا چکی ہے ذرا دیکھو اغراض و مقاصد شاخ کا حرف ۃ۔ پہلے بجز گزشت بی جمعیت خدام الحرمین دیرینہ ہی پڑا دم مست مٹنے اور ترسے چکاسے کی طرح زمین دوز کر دی ہے رہا البقیع۔ دریں صورت تام مصیبت فاتحہ پڑھیے جمع۔

پاک خدام الحرمین پر اور ہم سے کہیے کہ ہم ایک نئی فرع ہے اصل اور نکال دین جس کے ضوابط شاخ موتمر سے زیادہ مشہور و امن در از ہیں اور شکر گیتی ہوں مگر ہمارا عرض صرف شرح مقاصد پر اکتفا کرتے ہیں شاخ کی پہلی غلطی یہ ہے کہ ہندوستان اور عالم میں باہمی تعارف پیدا کر لیا تا اور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق اور محبت قائم کرنا ہے

تعارف ایک آسان شے ہے اسکے معنی اُردو میں "پہچنوا" انگریزی میں انٹروڈیوس ہیں۔ آگہی شناسائی اس میں مشروط ہے یعنی جن لوگوں کو ہم پہلے سے پہچانتے ہیں اور نہیں جانتے کو پہچنوا دیں خصوصاً وہ ہمارے مطلب کے ہوں۔ اور جن کو ہم پہلے سے جانتے ہیں لیکن وہ ہمارے مطلب کے نہیں ہیں انھیں ہرگز نہ پہچنوائیں۔ پہلی توجیہ کی مثال ہیں پٹنہ کے مولوی خورشید حسین جنھوں نے مجلس خلافت کے واسطے قبول پر انھیں کے "آتی سی عمر میں تعو تعو تشکار یان ذ جنگ ریان) ہنستا قبول کرلیں" اور ازبسکہ موتمر عالم اسلام کی شاخ ہند صرف موتمر ہی کی شاخ نہیں ہے بلکہ خلافت کی جڑت بھی۔ اسکا کھا ہوتا ہے لہذا دوسری توجیہ کی مثال مرزا عابد حسین وکیل جنرل سکریٹری شیعہ کانفرنس ہیں انکو مکہ مدینہ سے تعلق ہو تو ہو مگر انھوں نے خلافت کمیٹی کے لیے تشکار یان نہیں جنھیں انھیں اُنکی موتمر مکہ شاخ ہند بنانی چاہیے اور اسکے جلسوں میں بہم تعارف ادا کرنی چاہیے۔ بایں ہمہ تفریق یہ شاخ صحیح معنی میں موتمر عالم اسلام کی شاخ ہے اور تعارف اکے قواعد کی ایسی اہم ہے کہ مجلس ہند بھی چاہے تو اس سے برسوں "تعارف" کی چالیں سیکھ سکتا ہے۔

اخوت اتحاد و اتفاق محبت۔ اخوۃ کہتے ہیں برادری کو۔ برادری ہوتی ہے کچھ جمع تصانیوں تالیوں وصوبوں کی ہم میں شریف بھی اس سے کیا علاقہ؟ اب رہا برادرانہ برتاؤ تو وہ بے شک مطلوب ہے اگر ہم دنیا بھر کے بڑے بھائی رہنا چاہتے ہیں۔

اتحاد کے معنی ہیں یکجہتی یگانگی و یکسوئی۔ لہذا اس غرض سے جو شخص تعلق رکھنا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ آنکھیں بند کرکے ہمارے ساتھ ہو جائے خبردار اعتراض کیا یا چندہ دینے کے بعد بازپرس کی یا حساب طلب کیا یا نکتہ چینی کی۔ بھائی میرا ایک وہ اسکا خیر ہے لیجئے وہ بھائیوں کے نفس بھی جن میں نظر ہی اخوت کا رشتہ قائم ہے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں لہذا حقیقی اتحاد تو محال ہے۔ بس جہاں اتحاد

اگر ہم سکتا ہے تو یوں کہ ہم مفلس افراد متمول شخص کی دولت سے متحد ہو جائیں۔

اتفاق۔ اسے شاعروں سے سمجھ لیجئے جیسے ہم ظریفان سید حبیب حسن نظامی۔ کچلو وغیرہ سے ہمیشہ متفق ہے۔ کبھی کہتے کہ بات

ہمارے قبلہ کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

کبھی پہنچے کمہار کے کتنے سے تشبیہ دی۔ کبھی خچر سے نسل ملا دی۔ پاس وتنا میں ہمیشہ اتفاق رہا۔ کبھی افتراق ہونے پایا۔ اب رہی محبت تو حضرت یہ بہت نازک چیز ہے۔ خستہ بسکٹ ہوا کی روئی۔ مکڑی کا جالا صابن کا بلبلا۔ عاشق کا دل کوئی چیز اتنی بودی بھس پھسی نازک دھان پان نظر میں نہیں جسکی تشبیہ اس سے دیجائے۔ یہ تو یونہی قائم ہو سکتی ہے کہ دنیا سے زر علیہ السلام اور زبان پر اپنے دلشکن کلام۔ محبت کا خاصہ ہے "حبّی الحواس حسن ادراک العیوب" یعنے دوست کے عیوب آنکھوں کو محسوس نہوں۔ یونانی علم الاصنام میں محبت کے دیوتا کی تصویر اندھی بنائی گئی ہے۔ بس ہمارے محبوب کی جانب سے آنکھیں بند۔



جان بُل :- اے او ریچھ کے بچے یہ کیا حرکت ہے۔ ہیوں ہیوں۔ میاں خچر ہیں۔ بچتا خچر ہیں۔ شاباش۔ شاباش۔ میڈم تم جہاز پونچھ کے ادھر کھڑی ہو۔"

میڈم :- ہائے نگوڑے ہتیارے۔ اُفوہ نات مل گئی۔ چک آگئی۔ او موئے خچر تجھی سے "نات بیاہ" لونگی۔"

کرلینی چاہییں یہ کمیٹی قائم ہو گی تو اسی فلسفہ
نشو و عرب ہے اور صرف ہمیں جانتے ہیں کہ اگر عیب ہیں
دیدہ پرنم ہوں تو کیا تدبیر کیجئے۔ خشت خاک تعمیر کا
سرمہ ہمارے پاس تیار موجود ہے جس کو دیدوں میں
لگاتے ہی بس وہیں کیا کمال جو بیرا آنکھ کھول کے دیکھے۔
آنکھوں کا اندھا ہو تو کوئی چیز نہیں۔ ابھی یہی کا
اندھا ہے بصیرت (بقول علمائے دینیات) ہو جائیگا تو
خدا سمجھے گا نہ رسول نہ مکہ نہ مدینہ بس شاخ ہند
شاخ ہند شاخ ہند جپتا پھریگا۔

شاخ کی دوسری کیاری ڈشنی پہ کھلا ایک ایجنڈا ہے
جو تمام گرانٹ ہائے کے گرد حلقہ کیے ہوئے ہے۔ اپنی
سرداری۔ تعلیمی رہنمائی اقتصادی ترقی کے لئے غور
و خوض تو آسان ہے جب جی چاہے چند منٹ گردن
جھکائیے اور فرض سے ادا ہو جائیے ؎

خدا اسرار ازل ۔ را نتواند خواند صاف
ہر کہ عینک نہد از آئینہ زانو را

اب رہی جد وجہد یہ اگرچہ بڑی گھمبیر ہے گویا من
کردم و شد۔ کھانا پچلے سفر بلائے۔ دینی جد وجہد تو یہ ہے
کہ لاہا ہمہ معزول شوند و جلسے، بستان گرم ہو پیشوایان
(امام) مسجد یہ برطرف، سجادہ نشینان ہمہ در کنار۔ تعلیمی
جد وجہد ہو چکی اور دلی میں پھل پھول رہی ہے اگر
دوبارہ مسلم یونیورسٹی پر ایک حملہ ہو گیا تو کامیابی ہی
کامیابی ہے۔ رہ گئی اقتصادی جد وجہد تو وہ سفر لائٹ
پر موقوف ہے ایک سفر میں اقتصادی نقطہ قائم ہوا،
دوسرے سفر میں زچہ خانہ دیکھ لینا۔

"گورو کہیلے نندلال زچہ رانی"

پوتڑے ناپے نیوانا قوم کا فرض ہے۔

شاخ کا تیسرا ایجنڈا ایک ایسا شعبدہ ہے جسے کوئی کچھ
نہیں سکتا۔ یہ ہماری ہی سمجھ سے تعلق رکھتا ہے ہم
حجاز مبارک میں امن قائم کرنے کے لئے "خود تو اس طرح
کرینگے کہ دنیا کا سر پھر جائے" اور کوشش "یوں مستحکم
کرینگے کہ تل بھوسے چندہ مانگیں گے۔ وہاں راحت کا یہ
ذریعہ نکالینگے کہ دو اونٹ کے بیچ میں ہر موٹے آدمی کو
لٹکا دینگے بس راحت ہی راحت ہے اور صحت کے
اسباب مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہے ترکی
ڈاکٹر قریشی مطہرو دامین منگوا چکا ہے ان مواصلات
اسباب نہیں ہیں تو وہ بھی مشاطہ اور کنیزوں کا گروہ منظم
کرنے سے با آسانی جمع ہو جائینگے۔ یہاں تک کہ اگر کسی کا بچی
اپنی جورو کے ساتھ بوسہ یہ پیام کرجائے تو ہم یہ خدمت
اپنے ذمے لینگے "زچہ" میں آسانی اور فریضہ وغیرہ کی
"ادائگی" کی دقتوں کا دفع کرنا یوں ممکن ہے کہ یا تو
دوسروں کی تکالیف ذریعہ اپنے سر اوڑھ لینگے خلاصی کا
دستور قانون بشریت ویدا سیر ٹوٹ گیا تو ادا سے
نہ پروا کرنی چاہیے ہمارا دستور کافی ہے۔ یا کانفرنس گھونٹ
روڑا اٹکینگے رزولیوشن پاس کرائینگے۔ چونکہ فلسفۂ قانون
اساسی موتمر عالم اسلام شاخ ہند کی شرح آسان نہیں
لہذا مقدمہ اقتباب خالی اغراض کی تفصیل میں ہوا
جو چند سطروں میں ہیں۔ اگر آئندہ مہلت ہوئی تو
باقی مجملات کیجانب توجہ کیجائیگی۔ آخر میں مسلمانوں
سے التماس ہے کہ اعانت و مدافعت میں زیادہ
حسن ظن صرف نہ فرمائیں بلکہ اگلے پچھلے واقعات پر
جو کہ یقیناً ماننے کی وصلی پر منقوش ہونگے ایک سرسری
نظر فرمائیں۔ یہ ضوابط ماخوذ ہیں موتمر مکہ کے ضوابط
سے اور استبداد کی تقویت کے لیے آئین ابھی ایسی
گنجائش رکھی گئی ہے۔ نہ سمجھے تو پڑھیئے والسلام

راقم۔ ملا سفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

دنیا آجکل ایک عجیب دل لگی میں مبتلا ہے۔ اس دل لگی
کا سامان جرائد پیدا کرتے ہیں جنکو عجیب بات کہنے کا ویسا ہی
شوق ہے جیسا کہ جہاندیدہ شخص کو جھوٹ بولنے کا۔
تحیر کرنے والی خبروں کا جب توڑا ہو جاتا ہے تو فوراً
یہ جرائد عالم ارواح سے خیالی کنکوے کا پیچ لڑانے
لگتے ہیں۔ غیر مشہور ارواح سے تو آنا جانا سبیل [illegible]
شادی بیاہ رشتہ ناتا جوڑنا ایک پرانی بات ہے
لیکن آجکل زار روس متحول [illegible] ہو رہی ہیں

سمن لغرض قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

بعدالت چودھری محمد علی صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر [illegible]
مقام [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

خبری جیبی سلطب کا منظوم اردو ترجمہ

[illegible]

عطا برادرس تاجران کتب
بیرون دہلی دروازہ لاہور

[illegible]

دو صحبت دلچسپ ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ جناب کا یہ ارادہ نیک ہے مگر اوسکا نام اور پتہ نشان نہ بتائینگے۔ اب جا سوس تو اس لڑکے کی تلاش مین بھیجے گئے ہین کہ بیوی نہ نکلنے پائے زار پہچانین۔ مرزا کی اودہ کا دماغ ابھی تک درست نہین ہے

قیس تصویر کے پردے مین بھی عریان نکلا

گذشتہ ہفتہ مین ہمارے دوست نواب حامد حسین خان صاحب رئیس لکھنؤ کے یہان ختنہ کی تقریب مین ایک دعوت ہوئی۔ مصارف کے بارے مین نکتہ چینی دوغلوں کا فرض ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہین کہ تخت سے تخت واعظ بھی کشادہ پیشانی الوان طعام سے مستفید ہوا۔ کسی کے تیور پر میل نہ تھا۔ نہایت ستھری صحبت تھی۔ انتظام بھی معقول تھا۔ گانا گو بھی۔ نوازی سوئی۔ کرتب گئہ بچیندہ اگرچہ ترکاریون کے نام ہین۔ لیکن اس محفل مین یہ سب چیزین ناچتی نظر آئین۔ اے اعجاز موسیقی یا کہنی کہیئے سے

کدو کاٹ مردنگ بناون توری کا ٹ مجیرا
ساگ تر آین منگل گاوین ناچے بالم کھیرا

دھوم تھی کہ رانی سلطنت جہان بیگم صاحب کے یہان بی ”ملکہ“ گائینگی اسوجہ سے لوگ ٹوٹ پڑے۔ میزبان کے حسن خلق نے روک ٹوک جائز نہ رکھی۔ غلام گردش اور زینہ پر ہجوم تھا۔ اس سے ایک روز قبل خاندان کی دعوت تھی۔

جالندھر سے ایک ہفتہ وار پرچہ ”دلیر“ نکل رہا ہے یہ اگرچہ غیر مسلم ہاتھوں مین ہے لیکن لہجہ نہایت معتدل ہے اس قسم کے پرچون کی ملک مین ہر جگہ مانگ ہونا چاہیے جو اپنے مقاصد حاصل کرنے کے سرورمین خود نہ گرین اور ”ارے مین گرا“ کہہ کے دوسرون کی آنکھین نہ کھینچین کہ وہ بھی ”اڑا اڑا دھڑام“ ہو جائین۔ خاص خاص مقصود کا حاصل کرنا ہر گروہ کے لیے ضروری ہے۔ اسواسطے کہ بغیر مانگے کچھ ملتا نہین۔ مگر ہوشیاری اور اعتدال کی ضرورت بہی ہے۔ ناک پر مکھی بیٹھنے کے اندیشے سے بیٹھے بیٹھے اُڑ اُڑ اونا اچھا نہین۔ اس پرچے کے ابتک ۸ نمبر نکل چکے ہین۔

اللہ رے بوکھلاہٹ۔ ملے مرا حل مین جلد بازی نے ریل موٹر ہوائی جہاز نکلوائے مجبوراً ہین مجلت کی ضرورت نے تار برقی اور وائرلیس (وائرلیس) کی ایجاد کرائی۔ اب سنتے ہین کہ غلہ جلد پیدا ہونے کے بجوئے نے ایک جادو گر نہ چھوڑا ہے جسنے کارخانہ موٹر سازی کے مشہور مالک نے ہے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

کا بھنڈ بھی ویڈا دیا آپ سال مین بارہ فصلین برقی قوت کے بھروسے پر پیدا کر سکتے ہین۔ برقی مشین دو روز مین بڑے سے بڑے کھیت پر ہل چلاتی ہے ایک دن مین تخم ریزی کرتی ہے پانچ روز مین ”کل کرد و شگوفہ کرد و بشگفت و برخت“ کا عمل پورا ہو جاتا ہے۔ دو دن مین رطوبت خشک ہوتی ہے دو دن مین کٹائی چھٹائی اور سائی بھرائی ڈھوائی کا مرحلہ طے ہو جاتا ہے۔ تین دن آرام لینے کے بعد پھر وہی مصروفیت۔ زمین کو اتنا جلد باز بنا دینا ضرور قابل تحسین ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اتنی پیداوار کیونکر صرف ہوگی اگر ہر خطہ زمین پر یہی اودھم ہو گیا۔ لہذا بہتر ہے کہ ایک مشین ایسی بھی تیار ہو جائے جو بچون کی والدہ یعنی سست رفتار دایہ کھر بس کے پیٹ مین لگا دی جائے صبح پیٹ رہے اور شام تک بچہ تیار دوسرے دن ”ٹی ٹی“ ”ٹی ٹی“ تیسرے دن گلی ڈنڈا چوتھے دن چوک کی سیر اور بلوغ کی نمائش ہونے لگے اور چند روز دانی کی پیداوار تیار ہوئی کے ساتھ صرف ہو۔ ادھر کھیت مین سال بھر کی پیداوار تیار ہو ادھر کھانے والے پیدا ہو جائین۔ خیال ہوتا ہے کہ اگر سطح زمین کا پورا خزانہ جلد بازون نے نچوڑ لیا تو شاید دو چار برس کے بعد دھرتی ماتا بانجھ ہو جائینگی اور رحم ارض کے علاج کے واسطے مریخ سے ڈاکٹر بلانے پڑین گے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ بلوغ کے بعد جو ون تک زمین اون کے اندر ہی اندر یہ کفنے کی نوبت نہ آئے کہ بارھوین دن موت۔ کیا معنی کہ اگر دھرتی ہی زمین کو دوائیون کی ضرورت ہوئی تو پھر موت کے چارہ ہی کیا ہے۔

میر گز طلیعہ الرحمہ نے ایک ”آئی“ ”بمبورہ“ دروازہ لے ”نیانی بجلی چونی بینک پتا“ ”اشنی دوغش“ اور یہ ”مستوت“ اپنی غیس مقرر کی تھی پس پندرھوین ان موت آگئی تو کھیتی تمام مری اگر ہو جا بگی ہندوستانیون سے التماس ہے کہ اس صحبت ناک مشین کا اندراد صاجبیت یہان رواج نہونے دین ورنہ ”تاکہ توحید“ کے ایجاد ہوتے ہوتے یورپ والے کفن کھسوٹ یہان سے ارضی قوت بھی سمیٹ لیجا ئینگے۔

کانگریس کی دعوت پر جین سے کچھ آزاد و معزز افراد آنے والے ہین یا رو انھین کیون بلایا ہے۔ کیا لڑکپن کے خبر گھانو دکھا و گے!۔ آپ ہی رہتے ہین اور سے

ڈرتے نہ کھین اون کے زور بازو مین
اپنا حال دیکھانے کے قابل نہین جنت نظر

حصہ **معارف النغمات** خریدار جسکے حالات اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر مفصل درج ہین ملاحظہ فرمائیے قیمت حصہ اول للعہ حصہ دوم ۱؎ ملنے کا پتہ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ضروری گزارش:- خط و کتابت یا ترسیل زرچندہ کے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایئے۔ ”منیجر“

بحر امید (اور وقت بھی ایسے ہوتے ہین جب امیدی اور مایوسی کی کہیں شکل نظر آتی ہے ہر شخص کا فوری علاج مسیحائی کا نام گراتا ہے ہوڑوبتی ہوئی کشتی حیات کو موت کے گرداب سے نکال کر زندگی اور امیدون کے سرسبز ساحل پر جا لگاتا ہے بجز ایک پانی ہوا اور کسی شے کا استعمال نہین اور وہ بھی ایسا فیض بخش کہ جملہ امراض کو بغیر کسی قسم کی تکلیف اور بے خطر دفع کرتا ہے اسوقت تک اس طریق علاج کی جسقدر کتب اردو مین شایع ہوئی ہین بحر امید سب سے بہتر اور مکمل کتاب ہے اور اس کے متعلق جسقدر سرٹیفکٹ اور ریویو موصول ہوئے ہین اگر ان سب کو شایع کیا جائے تو بجائے خود ایک ضخیم کتاب بنجائے قیمت مع محصول ڈاک مبلغ (عہ) طب یونانی کی تعلیم اور سرٹیفکٹ حاصل کرنیکے نہایت سہل قواعد مفت طلب کیجیے۔

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ امروہہ پنجاب انسٹی ٹیوٹ میرٹھ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

بہت ہی مقوی ہے۔ مقوی دماغ و مقوی باہ ہے اعضاء رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں اور معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر یہی مقصود کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی مسک ہے مفلوج ہے۔ رقت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس ۲۰ خوراک چار روپیہ

مارالحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

بیماری عام اور بلغت دیرینہ نقصانی سے تیار کیا گیا ہے یہ وہ نسخہ ہے جسکی ملک ہندوستان میں شہرت ہے چنانچہ راجگان و والیان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا یہ دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی فائدہ ہو یہ نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک عنبر زعفران وغیرہ کے عرقوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ ہاضم طعام رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والا کمزوری کو دور کر دینے والا سریع الاثر بواسیر میں مفید گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانیوالا اور ممسک ہے رقت و جریان وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (عہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بلا قیمت مفت

طلائے مسیحی

اعصاب کی کمزوری میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (شیشی)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و مردانگی پیدا کرنیکی نایاب دوا ہے جسکا کل نظیر کا مشکل ہے قوت مردمی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے جریان و حرارت و رقت بد ہضمی کی شکایت کو دور کرتی ہے مایوسوں اور نا امیدوں کی امید کو بر لاتی ہے بڈھوں کو لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں مرد اور برسوں کے مایوس علاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال کیا جائے تو قوت امساک میں بھی خاصی افزونی ہو۔ قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصول ڈاک پانچ روپیہ (للعہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلان مفت طلب فرمائیے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۳۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنیکی ترکیب نکال ہی ڈالی ہے چاہے پیر پیر ہی کیوں نہ ہو اعضاء کو حرکت دیکر بغیر تبض کی شکایت اور نیز بھی دیگر بیماریوں کا علاج ہے ہر ایک عضو کو کس طریقہ پر حرکت دیتے رہنا ہے کہ اسکے واسطے کتاب میں ۳۴ تصاویر ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب نہ صرف مریضوں کے واسطے نہایت مفید ہے بلکہ گھر میں بیٹھے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بہ بھی ناواقف ہیں اور دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے بھی بہت بڑا ہے ہم اسکی قیمت صرف عہ (علاوہ محصول) ہے ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے عرصہ میں اپنی کھوئی ہوئی تندرستی واپس لے سکتے ہیں کمزور لوگ بھی اپنی کھوئی ہوئی توانائی حاصل کرنے کیلئے احتلام رقت منی وغیرہ کی شکایتوں سے نجات پانے کیلئے مقویات عالم سنگھ گوپال کا استعمال کریں قیمت ۳۲ گولیوں کی خوراک ہیں قیمت صرف عہ (ماہانہ خرچ) روزانہ استعمال کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ سراہتے ہیں

ملنے کا پتہ: وید شاستری بنی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ | ایجنٹ اندر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

کشمیری لذت النسا با تصویر

کوک شاستر کی اصلی کتاب جسمیں ۳۴ آسن ہیں تصویر دار ہے جس کا مطالعہ ہر شخص کے واسطے ضروری ہے لذت النسا کا ترجمہ اور جادو منتر سیکڑوں ہیں۔ قیمت صرف ۱ روپیہ علاوہ ڈاک۔

تعویذ محبت جس کے باندھنے والے کی بہت سی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ تعویذ حب اپنے معشوق کو مطیع کرنے کیلئے قیمت صرف عہ۔

دعا سیف المحبت اس سے معشوق کو رام کر لیں۔ علم الکشف جس سے آپ ہر قسم کے پوشیدہ حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ طلسمات۔ شرح جاوید۔

اعجاز زاہدی کا عرق مقوی و مسمن عملیات کا مجموعہ ۲۰۰ صفحات قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول۔

ہاشمی کمپنی پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو اکسیر الامراض ہیضہ درد پیٹ وغیرہ کے واسطے بہت مفید ہے سنگرہنی اطفال اور دودھ چھڑانے کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوا بہترین ہے چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہے قیمت عہ ہر جگہ بکتا ہے۔

دور و گج کیسری اپنے دو گھنٹہ میں داد کو جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۱؎

بال سدھا بالوں کی کمزوری کو دور کر کے بالوں کو مضبوط اور سیاہ بنانے والی دوا قیمت ۱؎ ڈاک خرچ علیحدہ

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ ایف منرل اینڈ سنس گولہ گنج لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات اور کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین صدہا انکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انہین سے نقل کی گئی ہین۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جنکو نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی استاد سے بآسانی ان سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ اول کی اللعہ فی جلد محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار